

لک

کتابت اقدس در سال ۱۰۸۰ هجری قمری

کتابخانه
موزه
و مرکز
اسناد

ان بن اشر حاکمته وان بن البیان سحر

نظم دل است موز

۱۰۸۰

در نعت پاک آنحضرت سرور کائنات بن محمد و جودات آنحضرت بن محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم

میں تصنیف

نقد و تحسین هر سخنوری و شکسته سی و انوری ملاح و مولی مولی محمد حسن صاحب کوزه و نوی طایفه

در طبع معین منع شام آون طبع شد

تیت



بسم الله الرحمن الرحيم

یہ بہانِ عزیز ازاد کیس اُڑی ہو گھرین
 بڑا دیوانہ و محسن کہاں آیا و بھڑین
 کہ بسم اللہ طفلِ اشک کی ہے دیدہ ترین
 نہیں کیا اک گھڑی کا چین بھی میرے تقدیر
 نہ کتنا تھا کہ یہ کچھ کچھ مروت میرے دل
 اندھیرا جھک گیا وقتِ نماز صبحِ بھڑین

ہماری بندگی کا بعدہ و محرابِ دیکرین
 ہی اک صرع ترستے قد کا ہزار دن بھر کی برین

ہی منزل اک بہ کفان و قلب و مضطربین
 نہ کوئی پوچھا اور نہ ذکر اس کا ہے دفترین
 سی لغت کا یہ مٹا دو تو بسم اعضا میں
 وصالِ بحرین ہی بقراری ایک حالت پر
 تھا کہ واسطے اسے قفسِ بکلو کون جلاتا
 شبِ بحر ان آبی آج بھی کیا طی نہیں ہوگی
 جگہ دے مجھ پر سدا رمل کے غمخیز دایرین
 چشمِ شیراز و بیلون نے سر جھکا سہین
 کبھی ہے شکلِ موندن تیری ہر آنہ دل میں

اچٹنا خواب غفلت کا ہی سان پر شکل

کہ رحمت کا بھر سا نکا چھپتے دے نہ بھڑمن

عوضن تین غمزہ کے دنیا کرشمے عوض بھی

گٹھا ہی شیک کی زخامہ یار کے درین

ہو جی میں اس غزل کی بحرین بھر دیکھو

کہ تاب جلوہ حسن بیان ہوتا ہے دیکھو

نہ میں شعر را علی رضائیں عرش اعظم سے

چلے آتے ہیں خون مصروف غمت پھر میں

حسد کیون لا مکان پر دازی ہنکار محسن کا

کسی نہ کہ ہو گا عطار دین سخنور میں

ہو عالم مغیر صبح بیدار پیر میں

بسا ہے نالہ بیان سوز بلبل تک گل میں

بہا آئی ہو شب شکردیا رطلہ کوثر میں

ابتدا تک اب خزان ہوتی رہی ہو نوکی چادر میں

بھری ہو شوکت شاہ شہی اندک کبر میں

اذان کی بیج نوبت سج رہی ہے ہفت کینوں میں

نبوت کا تھیل صطفیٰ کی سند آرائی

فلک کے ہفت قایم اوزین سے ہفت کینوں میں

شجاعت کل سلخ خانہ نہان ہرچین ابرو میں

نخاوت کا خزانہ ہر گاہ بندہ پرور میں

بیان بد شمشیر لالی کس قدر چسکی

کہ اب تک چاندنی پھیلی ہوئی ہے ہفت کینوں میں

بھرا علم لہتی حق نے سینہ کے سیلے میں

شہر کی پہلی منزل تھی نہی شہم کہ خیر میں

عیان نرما کے نور علیک نام کن تعلیم

کہ لہریں سہی ہیں بحر مولج آپ کے کینوں میں

ظلم پاک کے تارے آمارے قلندر نور میں

عبادت چھوٹی چھاتی رہی ذات مقدس

ملو اف اپنا کر کے کوہ یقین ہوا اس عبادت کے

نماہن بہر طلعت کے مقابل خیر ہو جان

پڑھا ماتق نے بسم اللہ سبحان اللہ ہی پڑھی

فلک نے آبرو پائی جو چتر فرق عالمی کی

ہستی قبول آیا دجائے آدم و عیسیٰ

یہ مریض چرایع طو سے روشن کئے دستی

وہا یوسف کی اکی ہر دلعز زانچم لغز با

قلم اور لیس کلمت بھار خلعت قدسی

مے شکریہ میں اس بُت شان کو خوانِ نعمت

جوان ناشکی کس شان سے بالا عرض آیا

فلک کو عرض رہتا نا از تقیم قدوسی

کامیاب حنت نہ کہ سلطانی عالم

کہ کیوں حد ادب برنم ہو جبریل کی عرضی

بقرب قافیہ میں پچھو چھوئے زنجارانی

ریاضت باغ بلغ آکر ہوئی پاکیزہ پکیز

کہ خطبہ تھا شہ کوہین کا تقید برنیز

شب معراج اگر کا بل نہوتی چشم اخترین

جب کیا فائدہ زین بران برن پکیز

دشوار را نجم کہیہ داخل ہون چھاوین

جو چھو نچا خدمت والا پد رعالی برادرین

کہ بحد سے میں چھکا ہو گا اندھیرا ہند بھرت

رہے پیران مجبوری خالق ترے برین

کہ ساتون پارہ شیک لٹا کے جسم پھرین

یہ نہانی ہوئی باغ خلیل ابن آذرین

کہانی ہفت پشت آسمان چہر پکیز

مگر دیکھا تو کہ چپ چکا تھا پہلے بھرت

بہر سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ

کہ شمع قرب سے تاثیر کی پروانہ کے پرن

پر یک نیر کا پلہ کمان کشل دیکھا نگون

تعجب کیا تھا کھل گیا اگر میمِ حمت کا
 خدا کا نام حق ہے مصطفیٰ کا نام بھی حق
 کلمہ اس کا کہہ اور اللہ اس کے کہہ دین
 پڑھوں ایک قطعہ پر نور جب کا مطلع روشن
 اٹھینگی انگلیاں کلمہ کی تیری محبت میں
 تراجم گرامی زیرِ بسم اللہ عنوان میں
 ترے آثار کا پر تو میرے کنعان کے نقش میں
 مسبب میں اور نسب میں اور شرافت اور کرامت میں
 دل بیدار کا مانند ظاہر میں نہ باطن میں
 ترے ہی نور سے نکلتے ہیں آسمان شب کی
 دھم دھم موشی تیرے اصحابِ کرم میں
 جبرے آقبال سے شانِ سلیمانی و دادی
 تیرے ہی نور سے ہیں آسمانِ جہنم میں
 تری نسبت سے حسنِ یوسفی و صبرِ یقوی
 ترے دیوانے کے سائے میں اہل حق کے تھیرتے ہیں

کہ ہر رنگِ بے رنگی ہمیشہ رنگِ دیگوں
 نہانِ سرِ حقیقت ہی کا زبانتِ اظہار میں
 خدا ہی اس کے گھر اور وہ خدا پاک گھر میں
 لکھیں لوحِ بیاختِ قبابِ صبحِ محشر میں
 جو پوچھیں گے کہ کس کا فعلِ جِ اللہ ہے گھر میں
 ازل کے ہر صحیفہ میں آبدی کے ہر جہیز میں
 نہ بے سایہ کی تصویرِ عکسی ہر خاوری میں
 تیرا اہلِ ظہر میں نہ میرا اہلِ نظر میں
 ضمیرِ پاک کا نانی نہ ظہر میں نہ ضمیر میں
 نہان تھے مانی و مستقبل و حال ایک مصدق میں
 کمالِ آلِ ابراہیم تیرے آلِ طہر میں
 ہوئی یکجا ابو بکر و عمر عثمان و حیدر میں
 جلالِ رتبعِ یوسف و شیخِ سلمان و ابو ذر میں
 گلِ اندامانِ جنتِ سبطِ اکبر سبطِ اصغر میں
 دمِ توحید کی ہوتی ہے تیرے حلقہ در میں

روحِ جنت ملی ہے آگے تیرے آستانے میں

تو وہ کوکب ہے جس کا مکان تک نہ پھیلا

نہیں ہی اور نہ ہوگی اور کے طالع میں قسمتیں

وہ دن جلنے یا رب حبیبے نثری اعمال کے

آگے کا بان اُست کی صفائی کی شہادت کے

کبار پہلے پوچھے جائیں جس کا بانی

سنانی کی ڈی جاگیر جس کو ایسی حالت میں

عجب کیا اگر کہیں حضرت ذلت کی خطا کا

کرا تا کا تبین اُسید تشریف شفاعت میں

عرض ہر جا شفیع و رحمتہ للعالمین تو ہے

نہیں کہیں کہیں تیری سے ملے جو میں دلت لکنا

وہ تیری مدح پس ہے جو لکھی غامی نے قدرت کے

سخن یا رب مہر کی تیرے کے ساتھ ہر

رہی پہنچے قرآن کا جامہ سخن میرا

کے ملکِ فضا کے کا تیرے اعمال نقل رکھی

شیم خلد کو چے کی شرم روح پرور میں

نہیں ہے اس شرف کا کوئی تارا آسمان میں

جو تیری منزلت جو قدر ہے سحرِ ادا میں

قریب عرش کرسی ہو ترے دربارِ برتین

نہی چشم غایت مہر ہو ہر ایک محض میں

نہایت سے منارِ رُسنہ چھپائیں اپنا شہین

کہ دیگر عریضیاں جگمگ کی دخل ہیں دفتر میں

جھلکے لے یا رفیع کے کارندوں دمِ جبر میں

کہیں لکھ دین نہ نام اپنا گنگاروں کے دفتر میں

زمین میں آسمان میں جنتِ الماویٰ میں جبر میں

جو کلک دے زبان ہو وہ زبانِ ستِ سخن میں

حوت کے صحائف میں خداوندی کے دفتر میں

سنہیلے کو سرکارِ قبول طبعِ سرور میں

کوئی حرف غلط ہو نہ آئے تیرے دفتر میں

مرے آنکھوں کا دورا لگا کے لپے سطر میں

یہ نعت تازہ و منکر عند سب شاخ طوبی تک
 اسی در کی گدائی سند اکند رہو ثبت کو
 سمایا ہو جمال دلریا ہر خطہ و ہر دم نہ
 نکیر و منکر آئین قبرین میری ہی کہتے
 لکاوین خاک پا ممدوح کی قیاس کے منہ پر
 سفارش نامہ ہو مولیٰ کا اس دست بستہ میں
 درود غیر محدود آپ کی روح معظم پر

کہو کیا خوب طوطی بونہا ہے باغ سرور میں
 نہ جاؤں میں کبھی دربار کسریٰ میں قنبرین
 کہ میری جان آنکھوں سے چلے اللہ گھر میں
 کہ سو آرام سے یاد خدا خب پیمبر میں
 یتیم کر کے داخل ہوں نماز صبح محشر میں
 پکاریں جب مجھ دکاۓ عالیاۓ جاہ و اور میں
 تسلسل شتہ ہی بیتک آبدی ملک گوہر میں

سلام غیر محدود آل اصحاب مکرم پر
 دوام عیش و بہتک خست روح پرور میں

